اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ

کلام بلاغت نظام حضرت معین الدین حسینی چشتی صابری

دیوان حضرت شاہ خاموش

حسب فرمایش ملا محمد مراد صاحب پشاوری تاجر کتب

در بلدہ حیدرآباد دکن طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احد سے بنکے آپ ہی احمد مختار ہے پیدا | اوٹھے جب میم کا پردہ کہان غبار ہی پیدا
ظہور دو جہان سارا وہی نور محمد ہے | زمین و آسمان روشن اگر سیار ہی پیدا
اگر ہے راحت جنت وگر ہی محنت دوزخ | اوسی سے نور ہی پیدا اوسی سے نار ہی پیدا
وہ کعبہ ہی مکان اسکا وہ بتخانہ محل کس کا | ادہر ہے کفر کی صورت ادہر دیندار ہی پیدا
اوسی بیرنگ کا جلوہ ہزارون رنگ کہتا ہے | جدا ہر شکل ہر ہر مین جمال یار ہی پیدا

[illegible]

انا الحق کا نکر دعوی رہو خاموش بس دلمین
خدا کو بیخودی مین دیکھ لے دیدار ہی پیدا

[illegible]

نور ذات منزہ حبیب خدا یا نبی مصطفی یا نبی مصطفی

کوئی تمنا ہوا ہے نہ پھر ہو ویگا یا نبی مصطفی یا نبی مصطفی

ذرہ پردہ غیب کو دل سے اوٹھا یا نبی مصطفی یا نبی مصطفی

ہمین اپنا جمال دکہائیے گا یا نبی مصطفی یا نبی مصطفی

سر عرش سے روئے زمین ملک سارے جن و بشر سارے حور و پری

رکہین آپ کا دل مین ہین شوق لقا یا نبی مصطفی یا نبی مصطفی

سارے انبیا اولیا اتقیا جتنے پیدا جہان ہین ہی خلق خدا

شاہ تم ہو تمہارے ہین سارے گدا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

پہلے آپ کی جلوہ نمائی ہوی پیچھے پیدا یہ ساری خدائی ہوئی

پیدا آپ نہوتے تو کچھ بھی نہ تہا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

پہلے پیدا وہ آپ کا نور ہوا اوسی نور سے سارا ظہور ہوا

بشکل شمس و قمر اور ارض و سما یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

رتبہ سمجھے تمہارا تو سمجھے کیا وصف کیجئے تمہارا تو کیا کیجئے کیا

نہین آپ خدا نہ خدا سے جُدا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

جو غضب ہے تمہارا خدا کا غضب جو کرم ہے تمہارا خدا کا کرم

جو تمہاری رضا سو خدا کی رضا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

ہوے آپ تو پیدا بشکل عرب نکلے عین عرب کہے تو عین رب

شان جل علی شان جل علی یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

جی مین آتا ہے چیر گریبان کو جاؤن چھوڑکے بستی بیابان کو

میرے سر مین مدینہ کا سودا ہوا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

جلد ملک عرب مین بلا لیجئے مجھے شہر مدینہ دکھا دیجئے

یہان کے شہرون سے وہان کا صحرا بھلا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

دیکھنے صورت پاک وہ آنکھ نہین وہان جاکے جھکاؤن ادب سے جبین

دیکھون روضۂ اعلیٰ وہ صلی علی یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

حد سے بعید گئے فرشتے میرے بحر عصیان مین ڈوبی ہی کشتی

اپنے فضل سے پار اتارو ذرا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

پوچھین آکے فرشتے حساب ہمین جبکہ قبرون مین ہوگا عذاب

کرنا آپ عذاب سے ہمکو رہا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

سارے امتی ہین کل سے تازہ وتر اک خاموش ہی خستہ جگر

اوسے کل جو بنا دتعجب ہی کیا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

کفر کافر کو بہلا شیخ کو اسلام بہلا
ساقیا ایسا پلادے مجہے اک جام بہلا
باخبر ہوکے ہنین میری خبر لیتا ہے
وصل کی فکر مین ہون رہتا ہی تیرا خیال
مرغ دل کیون نہ پہسے دیکہہ کے خال خط کو
وہ تو باہر ہنین نکلے ہے کبہی بردہ سے

عاشقان آپ بہلے اپنا دل آرام بہلا
جسکے پیتے ہی رہون بیخود دگمنام بہلا
قاصد ایار کو اب کیا لکہون پیغام بہلا
شام سے صبح تلک صبح سے تا شام بہلا
کیسا صیاد ہی وہ کیسا ہی وہ دام بہلا
مجہکو بن دیکہے تو اک ہنین آرام بہلا

کاردنیا کے تئین چہوڑکے رہنا خاموش
اور کامون سے یہ بیکار ہی کا ہی کام بہلا

اپنی صورت دیکہہ جب دل اپنا گبہرانے لگا
عالم وحشت لبا ہی آکے دلمین اسقدر
قطرۂ آنسو ہمارے رہ گئے منہ دیکہتے
بنگیا تار نظر زنجیر اپنا سے جنون
محو حیرت سرو تہا اور گل ہوا فرش زمین

پہر تو ملنا کیون کسکا ہمکو خوش آنے لگا
شہر صحرا سا میرے آنکہون مین دکہلانے لگا
خانہ وتن آتش دل سے جو جلجانے لگا
بال بال اوس زلف کا دیکہا جو بل کہانے لگا
یار جب سوے چمن تشریف فرمانے لگا

کیا حقیقت میری سن اسکے جو مین بہا دن مگر
یہہ غنیمت ہے کہ تیرے من مین وہ بہانے لگا

کیون نہ ہون خاموش گوش و چشم اپنی بند کر
صوت سرمد کی صدا جیسے کہ سن پانے لگا

جفا و جور کیا یا وفا ہوا سو ہوا
بھلا ہوا سو ہوا یا برا ہوا سو ہوا
مین چھوڑ تجھکو ای صاحب مر کہان جاؤن
قریب مجھسے ہی پھر کیون نظر سے غائب ہے
معاف کر دے خطا دل ہی بیقرار مرا
مین دیکھہ زلف کو ہون کفر کی ضلالت مین

ہوا مین راضی جو اوسکی رضا ہوا سو ہوا
طرف سے یار کے جو کچھہ ہوا ہوا سو ہوا
ازل سے بندہ ترا ہو گیا ہوا سو ہوا
جمال اپنا تو مجھکو دکھا ہوا سو ہوا
کبھو تو چھاتی سے اپنے لگا ہوا سو ہوا
دکھا کے منہہ کو مسلمان بنا ہوا سو ہوا

مدد کسو سے تو پھر چاہتا ہے کیون خاموش
وسیلہ تیرا علی مرتضی ہوا سو ہوا

جب تک وہ دلربا مرے بر مین نہ آئیگا
ایسا ہے وہ مقام جو قاصد نہ جا سکے
ہر چند سیل اشک بہائی ہین چشم تر
رنج و محن سے عشق کے آزردہ دل ہو

صبر و قرار دل مرا ہرگز نہ پائے گا
افسانہ میرا کون اوسے جا سنائیگا
پرسوز ہجر اون سے بجھایا بجھائیگا
جیسا رلائیگا تجھے ویسا ہنسائیگا

اوسوقت ہو نصیب ای خاموش وصل یار
پروانہ سا تن اپنا تو جبسدم جلائے گا

شکل انسان مین خدا تھا اب مجھے معلوم تھا
باوجود یکہ ترا مژدہ ہے نحن اقرب

حق سے ناحق مین جدا تھا اب مجھے معلوم تھا
گرچہ قرآن مین لکھا تھا اب مجھے معلوم تھا

ہو کے سلطان حقیقت اسی آب و گل مین　　در بدر مثل گدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
مطلع دل پہ مرے چھایا تھا زنگار خودی　　چاند بدلی مین چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا
ایک مدت حرم و دیر مین ڈھونڈھا ناحق　　سیمبر بر مین چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

ہو کے خاموش عجب سیر و تماشا دیکھا
رنگ بیرنگ ہوا تھا مجھے معلوم نہ تھا

بیمار مرا دل ہے اچھا نہین ہوتا　　جب تک کہ معالج وہ مسیحا نہین ہوتا
آئینۂ دل میرا مصفا نہین ہوتا　　وہ شکل نظر آنے کا نقشا نہین ہوتا
اعمال کی شامت ہی مری مجھپہ ستم ہی　　جو اوسکا ستم ہوتا ہی بیجا نہین ہوتا
آزار محبت مین فقط مین نہین سرگرم　　ہے کون جسے عشق کا سودا نہین ہوتا

خاموش رہو سولی چڑھو بولو انا الحق
منصور سا تم چاہو تو رتبہ نہین ہوتا

محبون کے اوپر جفا کیجیے گا　　جو دشمن ہین اون سے وفا کیجیے گا
میان آپ مختار ہو اپنے دل کے　　جو جی چاہے اپنا کیا کیجیے گا
سسکتا نہ چھوڑا ہوا ہون مین زخمی　　مرے سر سے تن کو جدا کیجیے گا
مین بیمار ہون عشق کا اے طبیبو　　نہین میری ہرگز دوا کیجیے گا
زبان آپ کی میٹھی اور بات میٹھی　　ثنا کیجیے یا گلا کیجیے گا
ہوس تاج شاہی کی مجھکو نہین ہی　　فقط اپنے در کا گدا کیجیے گا
خطادار ہون چین جبین تم ہو ہر دم　　کبھو دیکھ ادھر ہنسا کیجیے گا
بظاہر ملاقات ہونی ہی مشکل　　مگر خواب مین تو ملا کیجیے گا

مین خاموش ہون لے رکھے میرے مولا
مری حاجتین سب روا کیجئے گا

مجھے مشکل ہے تجھے پاس بلانا جانا
وہ بیدل ہے جسے اپنا مین جانتا ہون
مل نہ مل مجھسے مگر تابہ ملاقات کبھو
پھرا ہیترا بھٹکتا ہوا مین آخرکار
جو پھرا تجھسے تو بے شبہہ خدا سے ہی پھرا
اک ملاقات ہی روحانی دگر جسمانی

تو اگر چاہے تو آسان ہے آنا جانا
ہوا بیگانا جسے اپنا یگانہ جانا
دل سے اس بندہ کو ہرگز نہ بھلانا جانا
تیرے کوچہ کے تئین اپنا ٹھکانا جانا
تیرے باعث سے مجھے سارا زمانہ جانا
کسی صورت سے وہ صورت کو دکھانا جانا

محفل یار مین خاموش ہے لازم تجھکو
مثل پروانہ پروبال جلانا جانا

ملک ہستی مین عدم سے ہوا آنا اپنا
گر عدو ہوے تو ہو سارا زمانا اپنا
روبرو ہے خم ابرو کا تصور ہر دم
برہمن دیر مین اور شیخ رہے کعبہ مین
اپنے مولا جو پھر جائین تو پھر جائین کہان
چشم سے پردہ یقین کا اٹھا دیکھو تو
محفل عشق مین خاموش ہی روشن رکھے

آئے جس جا سے ادھی جا ہے ہی جانا اپنا
اپنی تائید کو اک بس ہے وہ جانا اپنا
سر طرف قبلہ کے کسطرح جھکانا اپنا
ہم گئے کوچۂ دلدار مین خانہ اپنا
دین و دنیا مین نہین اور ٹھکانا اپنا
کون بیگانہ ہے اور کون یگانا اپنا
شمع سا کرلے جو منظور جلانا اپنا

دلمین کچھہ اور مرے حسرت وارمان نہین
آہ افسوس طرف میرے ترا دھیان نہین

تیری ہی چاہت کے سوا
کیون تو ہے مجھسے خفا

ایک دن وہ تھا کہ ہر دم ترے دمساز تھے ہم — ترے ہمراز تھے ہم
اب وہ نقشہ ہی کہ صورت کی بھی پہچان نہین — آشنا تھا یا نہ تھا
پاس جب تک رہے ہم آپکے دل شاد رہے — خوب آزاد رہے
اب تو فرصت ہمین غم سے اک آن نہین — جب سے ہین تم سے جدا
پہلے تو اپنے نظر مین مجھے منظور کیا — خوب مسرور کیا
بزم سے اپنے مجھے کاہیکو پھر دور کیا — میری تقصیر بتا
حال سکتے کا سا ہے کچھہ نہین کہہ سکتا ہون مین — تری راہ تکتا ہون مین
درد فرقت سے مرے تن مین رہی جان نہین — اے مسیحا مرے آ
باندھ خاموش کمر جلد یہ سے کر عزم سفر — موج دریا سے نہ ڈر
ناخدا کشتی کا کچھہ تیرے نگہبان نہین — تیرا حافظ ہے خدا

گمنامی ہماری ہے یہی نام ہمارا
آغاز ہمارا ہے نہ انجام ہمارا
سامان توکل ہے سرانجام ہمارا
تکلیف ہماری ہے آرام ہمارا
ہم عشق کے بندے ہین نہ شیخ و برہمن
کیا تم سے کہین کفر ہے اسلام ہمارا
صحرا مین رہین باغ مین کاہیکو چلین
گلشن مین ہو جبکہ وہ گلفام ہمارا
بخت اپنے تو فرخندہ ہے روز ازل سے
کیا کر سکے اب گردش ایام ہمارا

اسلام تو ہی ہوویگا اوسوقت ای خاموش
جسوقت کہ بجا ویگا دل رام ہمارا

جانان کیطرف جائین تو جانا نہین ہوتا
گھر اپنے بلائین تو بلانا نہین ہوتا
کچھ کھوج ہی اوسکا نہ پتا ہی نہ نشان ہے
قاصد کو بھجائین تو بھجانا نہین ہوتا

افسانہ فرقت کا ہے طومار بہت سا
کاغذ پہ لکھائین تو لکھایا نہین جاتا

مضمون دل اپنا یہ سوا یار کے اپنے
غیرون کو سنائین تو سنایا نہین ہوتا

پوشیدہ نظر سے ہے جو یہ زخم جگر کا
مرہم جو لگائین تو لگایا نہین ہوتا

یاد اسکی نہ دل مین کہ اور جان جگر مین
دل سے جو بھلائین تو بھلایا نہین ہوتا

خاموش ہین پس کیا کرین بے تیرے بلائے
ہم آپ وہان آئین تو آیا نہین ہوتا

صل علیٰ کیا چہرہ نبیؐ کا
چہرہ حق تھا چہرہ نبیؐ کا

شمس و قمر ہین اوسکے قطرے
نور کا دریا چہرہ نبیؐ کا

پامال ہو گئے کفر کے یکسر
جب ہوا پیدا چہرہ نبیؐ کا

عاشق یوسف کا ہی کو ہوتی
دیکھ زلیخا چہرہ نبیؐ کا

رب نے بناکر خلق کو دیکھا
آئینہ اپنا چہرہ نبیؐ کا

قدرت حق ہی اس مین نمایان
کیا ہے تماشہ چہرہ نبیؐ کا

دیدار حق ہے دیدار حق ہے
واللہ باللہ چہرہ نبیؐ کا

خاموش دل مین کر لے تصور
بس ہے وسیلہ چہرہ نبیؐ کا

قفس مین بلبل شیدا کو کر لیا صیاد
کہے قصور کیا مین نے کیا ترا صیاد

پرون کو کھولدے اور سن مری حقیقت کو
تجھے سناتی ہون مین اپنا ماجرا صیاد

مین دیکھ غنچۂ خاطر کو منقبض اپنے
چمن مین آگئے تھے کہانیکو ہوا صیاد

کھلا نہ عقدۂ دل کچھ نہ دیکھی سیر چمن
ہوئی ہون قید عجائب یہ گل کھلا صیاد

قفس میں رکھ تو مجھے پر چمن میں رہنے دے
ستم تو باغ میں پہلے ہی باغبان کا تھا

پھنسا ہے گل محبت میں دل مرا صیاد
ہوا ستم پہ ستم تیرا دوسرا صیاد

کسی سے کچھ نہ کہو دیکھو ہور ہو خاموش
خدا ہی صید بنا یا خدا گیا صیاد

کوئی جانے کیا عز و شان محمدؐ
خدا آپ ہے رتبہ دان محمدؐ

مکان خدا ہے مکان محمد
کہ جبریل ہے دربان محمدؐ

کلام اللہ ظاہر ہی اونکی زبان ہے
بیان خدا ہے بیان محمدؐ

زمین پر نمونہ ہے عرش برین پر
مدینہ ہے جو آسمان محمدؐ

رہین حشر مین جبین سے کیا عجب ہے
ہین سب امتی میہمان محمدؐ

کرے بندہ جو مدح وہ مدح کیا ہے
خدا آپ ہے مدح خوان محمدؐ

ابو بکر و فاروق و عثمان و حیدر
یہی چار ہین دوستان محمد

علی سا ہوا کون ہے شیر یزدان
صف جنگ مین ہمعنان محمدؐ

حسین و حسن اور خاتون جنت
جگر گوشہ و جسم و جان محمدؐ

ہین بارہ امام اور معصوم چودہ
صحابہ ہین سب ہمرہان محمدؐ

نہ جنت کی پروا نہ دوزخ کا ڈر ہی
فدا دل سے ہین عاشقان محمدؐ

درود و سلام اونکی ارواح پہ تم
پڑھو دل سے اے دوستان محمدؐ

محب اون کے جو ہین قیامت مین بیشک
رہین جا کے زیر نشان محمدؐ

یہان اور وہان دیکھ لو اونکو رسوا
جو دنیا مین ہین دشمنان محمدؐ

ہوا معجزہ کیسا شق القمر کا
لیا جب گھڑی امتحان محمدؐ

منور وہ تن تہا نہ تھا جسکا سایہ
عجب شان حق تھی وہ شانِ محمدؐ

اگر تیرا خاموش ہر مو زبان ہو
نہ ہو تو بھی ذکر و بیانِ محمدؐ

لقاے خدا ہے لقاے محمدؐ
ثناے خدا ہے ثناے محمدؐ

نہ ہوتے محمد خدائی نہ ہوتی
بنی سب خدائی براے محمدؐ

محمد ہے راضی خدا بھی ہے راضی
رضائے خدا ہے رضای محمدؐ

زمین فخر کرتی تھی عرش و مکان پر
مدینے مین جب گھر بنائے محمدؐ

ملک اور فلک اور لوح و قلم سے
ہوئی سب سے اول بنائے محمدؐ

پیمبر الوالعزم تھے گو کہ سارے
مگر جیسا رتبہ کہ پائے محمدؐ

فرشتون کی آنکھون مین ہوتی ہے زینت
کہ سرمہ ہے کیا خاکپاے محمدؐ

کہان ہمکو نسبت جو پا بوس ہوتے
سر عرش پر پہنچے پاے محمدؐ

ہوا چاند دو ٹکڑے کیا معجزہ تھا
فلک سے زمین پر گرائے محمدؐ

طپش ہوگی محشر مین جب ہوگا سایہ
محبون کے سر پر لواے محمدؐ

اوسے جانو بیشک ہی دشمن خدا کا
نہو جس کے دل مین ولاے محمدؐ

فقط بخشوانے کو امت کے ایدل
یہ دنیا مین تشریف لائے محمدؐ

احد اور احمد مین کیا ہے جدائی
بجاے خدا سمجھو جاے محمدؐ

اگر عیسی کرتے تھے مردون کو زندہ
نبوت کو زندہ بنائے محمدؐ

سواے چارون یارون کے ہمراز و ہمدم
نہین کوئی اور آشناے محمدؐ

قیامت کا خاموش کو خوف کیا ہے
جو دل سے رہے جان فداے محمدؐ

خدا کا رستہ چلو صفا ہی ادب سے سر کو جھکا جھکا کر
مثال نقش قدم ہو تم غرور ہستی گرا گرا کر

ذرا تو دیکھو ذرا تو سوچو خودی سے دلکو بہلا بہلا کر
سوا خدا کے نہین ہے کوئی خدا ڈر تو خدا خدا کر

وہی ہی حاضر وہی غائب ہی ہی باطن ہی ہی ظاہر
تو اب جو کہتا ہی مین ہون مین ہون ہوا ہی کیون بیچا جا کر

ہوا انسان جب سے مین ترا عاشق عجب ہی لذت عجب حلاوت
مزہ وہ کہتا ہی عشق مجھکو مرے لہو کو پلا پلا کر

کرین ہین معشوق عاشقون سے عجب ہی ناز و عجب ہی غمزہ
کبھو تو مکھڑا دکھا دکھا کر کبھو تو مکھڑا چھپا چھپا کر

گیا مین دیر و حرم مین ڈھونڈھا نہ پایا آخر کو پایا دل مین
ملا ہی مدت کے بعد مجھ سے بہت سا مجھکو پھرا پھرا کر

نہ پوچھو **خاموش** ہو رہو تم ہے آپ ہی مختار اپنے دل کا
رکھا ہے بلبل کو کیون رلا کر رکھا ہے گل کو ہنسا ہنسا کر

آشیان اپنا گلستان سے اٹھا لے بلبل
باغ کو چھوڑ دے جنگل کی ہوا لے بلبل

باغبان کا ہے ہی ستم دوسر صیاد کا ظلم
جان اب دونون کے ہاتھون سے بچا لے بلبل

ہو گی معلوم تجھے اس گھڑی سب قدر بہار
جب تو پڑ جائیگی صیاد کے پالے بلبل

وہ چہچہے کرتی ہے کیا اس سے نہین کچھ حاصل
مثل پروانہ پر و بال جلا لے بلبل

پائیداری ہے کہان صحبت گل ہی دن چار
اوس کی بو باس تو اپنے مین بسا لے بلبل

بیٹھ اک جا پہ تو بس کر کے تصور گل کا
کیون اڑے پھرتی ہی ہر جا پہ کی ڈالی بلبل

گل مقصود کی ہے چاہ تو کر چونچ کو بند
غنچہ سان آپ کو **خاموش** بنا لے بلبل

حمد خدائے پاک زبان پر جو لائین ہم
یا نعت مصطفیٰ مین اگر لب ہلائین ہم

شرط ادب یہی ہے کہ بارہ و ہزار بار
مشک اور گلاب سے یہ دہن کو دھلائین ہم

جس بارگاہ پاک کا دربان ہے جبرئیل
اپنے بڑے نصیب وہ در تک بھی جائین ہم

اعمال بد ہمارے بہلا کیا ہمارا منہ
ہے یہ بڑا ارادہ مبارک مدینے مین

ہی بات شرم کی وہان کیا منہ دکہائین ہم
روضے کے روبرو یہ قصیدہ سنائین ہم

خاموش جاتا ہوگا اوسیدم وہ بزم مین
پروانہ سا تن اپنا یہ جسدم جلائین ہم

ہر رنگ کہ دیدیم عیان روے تو دیدیم
در کعبہ و بتخانہ چہ گبر و چہ مسلمان
دارم ہوس جنت و بے منت رضوان
قتل من بیچارہ نسازند بہ شمشیر
پرواے نداریم شود سایۂ طوبے

ہر گل کہ شمیدیم نہان بوے تو دیدیم
باہم بخلافند مگر سوے تو دیدیم
خلد است ہمانا کہ سر کوے تو دیدیم
از جان بگذشتیم چو ابروے تو دیدیم
آن دم کہ قد و قامت دلجوے تو دیدیم

خاموش بسر رخ تو چونکہ زنجیر
قیدیم سر رشتۂ گیسوے تو دیدیم

ڈہونڈہتے ہین اوسکو نہ پاتے ہیں ہا
دور ہین یا پاس ہین ہم کس کے ہین
ہم نہین ہین ہم نہین ہین ہم نہین
چہوڑ کے وحدت چلے کثرت کی راہ
دلمین بتون کے ہی پرستش کا دہیان
دل جو ہمارا ہے یہی کعبہ ہے

ساتھ ہے وہ جان کہین جاتے ہین ہم
بندے اوسی کے کہلاتے ہین ہم
دیکہنے کو ہم نظر آتے ہین ہم
اس لئے بس ٹہوکرین کہاتے ہین ہم
قبلہ طرف سر کو جہکاتے ہین ہم
کعبہ کو بت خانہ بناتے ہین ہم

روبرو خاموش ہین ہم سکتے سے
پیچہے بہت باتین بناتے ہین ہم

مانند گل ہو جا رہے ہین یا بھلے ہین ہم
آئے چمن دہر مین چون سرو خرامان
دور دور یہان سیر ہی پھر ملک عدم مین
مدفن ہو جو اس کوچہ مین اپنی نہ ہی قسمت
ہے عید اگر جان بھی قربان کرین اسدم
دیکھے کف قاتل کو جو ہم رنگ حنا کے

ہین کون ادسی گلشن قدرت کے پہلے ہین ہم
آزاد رہے خوب نہ پھولے نہ پھلے ہم
جاتا ہے وہان آئے جہان سے کہ چلے ہم
آجاوین اگر یار کے قدمون کے تلے ہم
ملجاوین کبھو اپنے جو جانان کے گلے ہم
خون اپنا سمجھ کے کف افسوس ملے ہم

پروانہ جلا شمع سے آتش سے جلے شمع
خاموش تپ عشق سے از خود ہی جلے ہم

بندۂ اللہ کہلاتے ہین ہم
جو حقیقت ہے ہماری کیا کہین
ڈھونڈھتے ہین جبکہ حق کی ذات کو
سینہ گلشن ہوا جو اپنا کیا عجب
دیر سے مطلب نہ کعبہ سے غرض
دیکھنا ہے دیکھ لو اس رنگ کو

صورت انسان نظر آتے ہین ہم
آہ بس کہنے کو شرماتے ہین ہم
آپ خود اپنے تئین پاتے ہین ہم
عشق مین بس گل بہ گل کھاتے ہین ہم
ہے جہان جانا وہان جاتے ہین ہم
رنگ بیرنگی کو دکھلاتے ہین ہم

بد بھی ہین خاموش ہم تو نیک ہین
یار کو اپنے اگر بھاتے ہین ہم

کیا ہین خلق جہان سب شمار آنکھون مین
ہوا ہے باغ مرا دل ہوا ہی الفت سے
کبھی وہ زلف کو دیکھون کبھو وہ رخ گلشن

نہ تم سا کوئی نظر آیا یار آنکھون مین
پھری ہے جو حسن کی تیری بہار آنکھون مین
یہ درد ہے مرا لیل و نہار آنکھون مین

گرا زمین پہ جو گل لیکے چونچ مین بلبل
کہا بناؤن گی تیرا مزار آنکھون مین

شہید ناز ہے تو مین بھی ہون ترا عاشق
رکھون یہ حشر تلک یادگار آنکھون مین

خدا کی راہ صفا ہے نظر نہین آتی
خودی کی بھر گئی گرد و غبار آنکھون مین

چڑھا ہے سولی پہ خاموش ہو گئے جب منصور
سوائے حق نظر آئی نہ دار آنکھون مین

یار وہ سب کا ہی کچھ اک ہمارا ہی نہین
پیارا وہ سب کو لگے ایسا کوئی پیارا ہی نہین

ہر کوئی چاہے بس اپنے طرف کو دیکھے
خود ہی مختار کسو کا وہان چارا ہی نہین

آپ مالک ہے جدہر چاہا ادہر کو کھینچا
ملک وہ کسکی نہین کسکا اجارا ہی نہین

چمن دہر مین آئے ہو کرو عشق کی سیر
ایسی کوئی سیر نہین ایسا نظارا ہی نہین

توشہ دین جو کچہ کرنا ہی بس کر لو یہان
پہر کے دنیا مین تجھے آنا دوبارا ہی نہین

ملک توحید مین خاموش ہین سردار سب
مثل منصور کوئی نعرہ پکارا ہی نہین

اپنا محرم جو بنایا تجھے مین جانتا ہون
مجھسے منہ پھر کیون چھپایا تجھے مین جانتا ہون

تو اگر بھولا تو بھولا میرا صاحب مجھکو
مین نہین تجھکو بھلایا تجھے مین جانتا ہون

سب زمانہ مین پھرا ڈھونڈھتا محبوب کوئی
نہین تجھسا نظر آیا تجھے مین جانتا ہون

بد ہون یا نیک ہون مین تیرا تو میرا حافظ
تجھکو پایا مین خدایا تجھے مین جانتا ہون

کاٹھ کی پتلی کو جسطرح سے بازیگر نے
ناچا مین جیسا نچایا تجھے مین جانتا ہون

بات کرنی بھی بہتر ہے تجھے خاموش
تیرا بندہ ہون خدایا تجھے مین جانتا ہون

عشق مین سیر کہا قدم عقل کہان ہم کہان
آپ ہی مین آپ ہین ہم عقل کہان ہم کہان

شیخ سے تو دعا گیر ہے نہ التجا
دیر کدہ ہر کدہ حرم عقل کہان ہم کہان

گزرے جو کچھ بھلا برا راضی جو کچھ تیری رضا
حال ہمارا اور ہی سب سے نرالا طور ہے
خاموش کے گناہ بخشی ہی سب تو کیا عجب

گر ہے خوشی و گر ہے غم عقل کہان ہم کہان
خوش بھی ہین اور چشم نم عقل کہان ہم کہان
حامی جو ہین شہ امم عقل کہان ہم کہان

جوش الفت کا ترے دیکھ کے دلمین ہردم
طبع نازک کو ترے دیکھ کے دلمین ہردم
عشق کا مرض چھپانے سے کہان چھپتا ہے
دیکھ نیرنگی کو ہر اک سے ہی خاموش

دور کچھ مجھسے ہنین پھر بھی طلب کہتا ہون
لطف سے خوش و لی خوف غضب کہتا ہون
زردی رنگ ہی اور خشکی لب کہتا ہون
ورنہ پروا تو کسیکی بھلا کب کہتا ہون

نہین ہجر کا تیرے غم جانتا ہون
ستم کو ترے کب ستم جانتا ہون
تو انجان ہوتا ہے کیون مجھسے جانان
دوئی دور ہوتی ہے جسوقت دل سے
مجھے کام دیر و حرم سے نہین ہے
دو عالم کی ہستی ہے موہوم ساری
ترے ذکر سے ہون مین خاموش لیکن

تجھے دل سے ہردم بہم جانتا ہون
عنایات لطف و کرم جانتا ہون
بھلا جان سے کیا مین کم جانتا ہون
یہ تن اپنا بیت الحرم جانتا ہون
یہی صورت اپنی صنم جانتا ہون
جسے دیکھتا ہون عدم جانتا ہون
بدل فکر سے دمبدم جانتا ہون

نہ مہر و وفا نہ جفا چاہتا ہون
نہین مجھکو حاجت دیر و حرم سے
شرف جان کر بادشاہی سے بہتر
نظر کا مجھے تیر لگا ہے کاری
وہ منہ دیکھ بس اتنا خوش بخوشی ہون

بہر حال تیری رضا چاہتا ہون
جہان تو سمے دان ملا چاہتا ہون
گدا تیرے در کا بنا چاہتا ہون
کمان ابرو خانہ کیا چاہتا ہون
تری زلف مین جا پہنسا چاہتا ہون

خدا کے عوض جون لگا خون بہانے
مری جان و ایمان کے قابل نہین ہون
مری جان و ایمان تجہپر سے قربان

کف پا سے بوسہ لیا چاہتا ہون
مین بندہ ہا بندہ ہوا چاہتا ہون
تو لے یا نہ لے مین دیا چاہتا ہون

زبان سے ہون خاموش اب اس لئے مین
تری بات دل سے سنا چاہتا ہون

اپنا دل تو مین کسی بت کو دیا چاہتا ہون
اے مسلمانون کہو مین کیا برا چاہتا ہون
پارسائی کی طلب ہے نہ طلب رندی کی
اتنی طاقت ہی کہان ان قائلہ تک جا پہونچون
عشق کے درد سے مر جانا قبول ہے مجہکو

چہوڑ اسلام کی راہ کفر لیا چاہتا ہون
جس سے ملتا ہی خدا اوس سے ملا چاہتا ہون
یار جس طور رکہے ویسا رہا چاہتا ہون
جرس ناقہ کی آواز سنا چاہتا ہون
نہ مسیحا سے مین جینے کی دوا چاہتا ہون

اس کو پروا نہین ہین اپنی خوشی سے خاموش
شمع پر جیسا کہ پروانہ جلا چاہتا ہون

جو عاشق کہ ابرو کا خم دیکہتے ہین
سمجہہ بوجہ اپنی تو کچہہ اور ہی ہے
نظارہ ہے دیدار دلبر کا جن کو
تماشا نظر آیا قدرت کا نادر
مجہی آنکہہ جب تہی بہت سیر دیکہی
سمجہہ لو ہین محروم لذات دین سے
صدا صوت سرمد کی سنتے ہین ہر دم

اسی خم کو طاق حرم دیکہتے ہین
صنم کو نہین ہم صنم دیکہتے ہین
وہ کب سیر باغ ارم دیکہتے ہین
کہین کیا کہ یار و جو ہم دیکہتے ہین
کہلی چشم اب ہے تو کم دیکہتے ہین
جو دنیا کے ناز و نعم دیکہتے ہین
جو خاموش ہین سو دم دیکہتے ہین

اگر شکل گل ہون و گر خار ہون مین
گلستان قدرت کا اظہار ہون مین

بہار و خزان دونون میری ہی صورت
کبھو یون کبھو وون ہون گلزار ہون مین

مکان ہی مرا شہر وحدت کے اندر
نظر کرتے کثرت کے اوس پار ہون مین

طبیبون سے اپنے دوا کیا مین پوچھون
حکیم آپ ہون آپ بیمار ہون مین

نہ سمجھو مین بیہودہ پھرتا ہون ہر سو
طلبگار دیدار دلدار ہون مین

مجھے فخر ہے تیرے کوچہ مین جانا
نہین گو سزاوار دربار ہون مین

ہون خاموش ہی عبدیت حال میرا
انا الحق جو بولون تو سردار ہون مین

کونسی جائی ہے کہ جس جا پہ ترا نور نہین
پران آنکھون سے تجھے دیکھنا دستور نہین

پردۂ ہستی سے اپنے مین ہوا ہون مہجور
ور نہین ملتا ترا مجھ سے تو کچھ دور نہین

شکل روشن کو چھپاتے تو کہان چھپتی ہے
شمع فانوس مین ہی نور تو مستور نہین

حق تو کہتا ہون انا الحق کی صدا کیا بولون
وہ زمانہ بھی نہین اور وہ منصور نہین

جذبۂ شوق سے خاموش کبھو روتا ہے
غم سے مہجوری کے دل تو مرا رنجور نہین

ہو عاشق بیرنگی وحدت کے یہہ معنی ہین
کثرت پہ نظر مت کر غفلت کے یہ معنی ہین

ہے عشق مجاز اچھا پر فسق نہو واہین
ڈرتا ہون اس سے خرفت کے یہ معنی ہین

عشاق بھی ہین پر پروانہ ہے مردانہ
گر شمع پہ جلتا ہے الفت کے یہ معنی ہین

کیا تیر نظر بازی معشوقون کی یارو
بے مارے گرا دیوین شوکت کے یہ معنی ہین

کوئی راگ اگر سنکے حالت بھی کیا چاہیے
دلمین نہ ہو غیرت حالت کے یہ معنی ہین

خاموش رہو دیکھو صورت جو نظر آوے
سمجھ نہ سوا حق کے عصمت کے یہ معنی ہین

مظہر کبریا معین الدین دلبر مصطفےٰ معین الدین
ہمسر انبیا حبیب خدا پنجہ مرتضیٰ معین الدین
خط ہذا حبیب رخ پہ تھا کو تبی تسا ہو معین الدین
ہی لقب آپکا عطاے رسول کر دو مجہپر عطا معین الدین

اسم اعظم تمہارا بس ہر دم
ہے وظیفہ مرا معین الدین

مین ہون مشہور آپ کا خادم
ہون برا یا بھلا معین الدین

اپنے در کے سوا کہین مجھکو
در بدر مت پھرا معین الدین

نفس شیطان کے دام سے مجھکو
جلد کیجیے رہا معین الدین

خوف دلمین نہ رکھ تو بس خاموش
ہے وسیلہ ترا معین الدین

فیض بخشی کی ہی کیا شان ترے کوچہ مین
مور بنجائے سلیمان ترے کوچہ مین

روح تو رہتی ہی ہر آن ترے کوچہ مین
آسے کیونکر تن بیجان ترے کوچہ مین

آ نہین سکتا یہان اور نہ بلا سکتا ہون
رات دن رہتا ہی بس وہ یہان ترے کوچہ مین

کیا عجب ہی کہ بنے صورت مجنون لیلیٰ
چیر کر اپنا گریبان ترے کوچہ مین

مسکن روح مرا بعد فنا ہوگا وہین
دفن ہو یا ہنوا اے جان ترے کوچہ مین

خاک پر نقش کف پا ترا ہووے کیونکر
فرش ہین دیدۂ حیران ترے کوچہ مین

چھوڑ دروازہ ترا جائین کہان ہم خاموش
جان تو کر دیا قربان ترے کوچہ مین

زاہدا زہد خشک مین سوجھی ہی کیا جو ہو سو ہو
عاشق چشم تر ہی بن آنسو بہا جو ہو سو ہو

عقل و حیا کے پردہ کو رخ سے اٹھا جو ہو سو ہو
کوچہ یار مین تو آ بھلا برا جو ہو سو ہو

عشق حقیقی اصل ہی عشق مجازی نقل ہی
وہ نہ طرف سے کوئی طرف دل کو لگا جو ہو سو ہو

[illegible]
[illegible]

لیلی نہ کیون کہے تجھے مجنون سا خوار زار تن
پھرتا رہو تو دشت مین آبلہ پا جو ہو سو ہو

در پہ مین ترے کھڑا کیا گردن خاموش ہون
شاہ بنا گدا بنا تیری رضا جو ہو سو ہو

خواب غفلت نہ ہے تو ہو بیدار ہونا ہو سو ہو
نیک ہین یا زشت یا بدکار ہونا ہو سو ہو
عزت و ذلت ہماری آپ کے ہے اختیار
ناخدا سے التجا کیا اپنا حافظ ہی خدا
یاد مولا مین چلو بیٹھو جہان لگ جائے دل

چھوڑ کر سارے یار اور اغیار ہونا ہو سو ہو
آئے ہین ہم آپ کے دربار ہونا ہو سو ہو
بنگئے ہم بندۂ سرکار ہونا ہو سو ہو
عشق کی کشتی مین ہوا سوار ہونا ہو سو ہو
خار ہو صحرا ہو یا گلزار ہونا ہو سو ہو

حل مشکل کے لئے خاموش ہو کچھ مت کہو
ہین علی مشکل کشا مختار ہونا ہو سو ہو

لازم ہے عاشقون کو کوئی جستجو نہو
جب تک کہ دور دل سے یہ مین اور تو نہو
جل کر بنے گا خاک تو بس کوہ طور سا
پروانے کیسے جلتے ہین محفل مین آگے دیکھ
روز ازل سے عاشق جل جاک بنگئے
اک دلربا ہے بزم مین تیغ ہین صد ہزار عشق

بے آرزوئے دلربا کچھ آرزو نہو
چاہے وصال دوست تو ہرگز کبھو نہو
اوس شعلہ رو کے پاس نجا رو برو نہو
پوشیدہ عاشقون سے ہے تو ای شمع رو نہو
چاہے کوئی رفو کرے ہرگز رفو نہو
بزم طرب نہو نہ ہو جام و سبو نہو

عاشق ہون منہ سے مت کہو خاموش ہو رہو
جب تک کہ ذبح تیغ سے ترا گلو نہو

[illegible] تجھکو
آپ اپنے کو بہلا دیون تو یاد اون تجھکو

دیکھہ صورت کو ترے ہوش نہیں رہتا ہی
اپنا احوال بھلا کیا میں سناؤں تجھکو

آنکھہ میں آوے نہ سینہ میں سماوے ہیہات
کونسی چیز ہی لے جسمیں چھپاؤں تجھکو

دل تو چاہتا ہی کہ اسطرح رکھوں پوشیدہ
خود نہ دیکھوں کسیسے ہرگز نہ دکھاؤں تجھکو

حال خاموش سے تجھکو تو ہے سب آگاہی
آپ میں کیا کہوں اور کس سے کہاؤں تجھکو

یار کا ہو نہیں دیوانہ کوئی کچھہ بولو کوئی کچھہ بولو
نادان سمجھو یا دانا کوئی کچھہ بولو کوئی کچھہ بولو

شمع رخ پر گرے نظر عقل و حیا کے بال و پر
جلا دیا جوں پروانہ کوئی کچھہ بولو کوئی کچھہ بولو

شیخ پھرتے ہیں گرد حرم میں ہوں طوف تیرا صنم
کعبہ کہو یا بتخانہ کوئی کچھہ بولو کوئی کچھہ بولو

خلق جہاں سے کچھہ نہیں کار خوش ہو ہمسے یا بیزار
راضی ہی بس دم جانان کوئی کچھہ بولو کوئی کچھہ بولو

دل میں ہی تیرے گر دے طلب خویش و برادر چھوڑ کے سب
در پر اوس کے مرجانا کوئی کچھہ بولو کوئی کچھہ بولو

سر کو اپنے کر پامال ہم تو چلے ہیں تیڑھی چال
حال ہی اپنا مستانہ کوئی کچھہ بولو کوئی کچھہ بولو

عشق میں ہیبت کہا قدم عالم ہو تو ہو برہم
کاہیکو اب ہم شرمانا کوئی کچھہ بولو کوئی کچھہ بولو

پاس ہو تم یار رہو دور نظر میں اوس ہو سے
جب تو سیانا کچھہ میں مانا کوئی کچھہ بولو کچھہ بولو

کاہیکو کسسے گفت و شنید سیکھنے خدا تیرا سکھلی دید
یگانہ ہو یا بیگانہ کوئی کچھہ بولو کوئی کچھہ بولو

جلد کر لے جو ارادہ ہو ترا بسم اللہ
... و الطاف ہو یا جور جفا بسم اللہ

قتل کے قصد سے آتا ہی تو آ بسم اللہ
ہے قدم پر ترے سر میرا فدا بسم اللہ

ماعدہ کس کے یہ سر کس کا تو میرا صاحب
بندہ میں تیرا مجھے عذر ہی کیا بسم اللہ

تشنہ خون جو ہی تری تیغ ادھر میرا گلا
آب شمشیر کا پیاسا ہے گلا بسم اللہ

ذبح کر قید مین رکھہ یا مجھے آزاد بنا
ہم طبیبون سے نہین چاہتے [illegible] [illegible]

جو رضا تیری وہی میری رضا بسم اللہ
درد کی اپنے ہمین بس ہی دوا بسم اللہ

صدق سے پڑھتا رہو دلین تو ہر دم خاموش
تیرے سب کام کا ہے عقدہ کشا بسم اللہ

دلبر ہے دل مین الحمد للہ
دو جگ کا والی آکر بسا ہے
وہ گو نہین پر ہے عکس اوسکا
شکل نبی کا شکل نبی کا
تاثیر عشق خیر البشر کی
جون مردمک وہ رہنے لگا
نور محمد جلوہ نما ہے
ہے نور محمد صلے علے

سب کچھہ ہے گھر مین الحمد للہ
دل کے نگر مین الحمد للہ
اس چشم تر مین الحمد للہ
سودا ہے سر مین الحمد للہ
دل مین جگر مین الحمد للہ
لخت جگر مین الحمد للہ
اپنی نظر مین الحمد للہ
شمس و قمر مین الحمد للہ

خاموش ہو کر دیکھا تماشا
حق کا بشر مین الحمد للہ

اور ہین سب خوش بخوش غمزدہ ہم واہ واہ
دیکھے جو اس یار کے ابرو کا خم واہ واہ
چھوڑ کے اسلام کو عشق مین کافر ہوے
ایسے مین جینے سے موت جو ہو خوب ہے
عاشقون کے واسطے دونون طرح ہی مزا

اپنے کرم واہ واہ ہمپہ ستم واہ واہ
بھول گئے یار دیر ہم طاق حرم واہ واہ
منہہ تو ہی قبلہ طرف دلمین صنم واہ واہ
نکلے جو اس کوچہ مین میرا یہ دم واہ واہ
وصل کا لطف واہ واہ ہجر کا غم واہ واہ

ہستی کی بستی مین تم آرہے ہو بیخبر
رہتا ہی خاموش کیون مگر گناہ ہستی تو ملول

چھوڑ کے اصلی وطن ملک عدم واہ واہ
بس ہی وسیلہ تجھے شاہ اُمم واہ واہ

کہا ہے قرآن مین نحن واقرب نہ سمجھو اس کو نقاب مین ہے
رکھا نہین وہ کبھی ہے پردہ خودی سے تو خود حجاب مین ہے
وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
ہے ایک نکتہ کہ جسکا مطلب بیان ساری کتاب مین ہے
اگرچہ روشن ہی ماہ رخشان فلک منور زمین ہے نوران
نظر مین تیرے نہ آوے کچھ بھی تو اپنی ہستی کے خواب مین ہے
دماغ صاف ہو تو بو کو سونگہین کہلین جو آنکھین تو سیر دیکھین
اوسی کی خوشبو تو عطر مین ہے اوسی کی رنگت گلاب مین ہے
جو خون کہا دے جگر جلا دے یہ عشق اوسکو مزہ دکھا دے
نہ کیف ایسی شراب مین ہے نہ لذت ایسی کباب مین ہے
مثال ماہی ہے حال اپنا رہے ہمیشہ درون دریا
خبر نہین ہے کہ آب کیا ہے اگرچہ ذرات آب مین ہے
تو پی لے خاموش جام وحدت نہ ہیچ قاصد نہ خط کتابت
درون سینہ یہ دل ہے تیرا سوال مین ہے جواب مین ہے

ہیچون کا تماشا ہم یا چون و چرا دیکھیے
کوئی شان جلالی ہے کوئی شان جمالی ہی
زاہد کو تمنا ہے دیدار کی محشر مین

کیا ظاہر و باطن کیا جلوہ نما دیکھیے
بتخانہ بھی اور کعبہ دونو مین خدا دیکھیے
دنیا مین جو ہم دیکھے عقبی مین وہ جا دیکھیے

نابینا ہی یہان جو ہی نابینا وہان بھی ہے ‌ ‌ دیکھا نہین جو اس جا جا کر وہان دیکھیے

خاموش بھلا پھر تم کیون دور سمجھتے ہو
نزدیک ہے شہ رگ سے قرآن مین دیکھیے

صنم جو دلبر ہے اپنا پیتم ہم اس کو جانے وہ ہم کو جانے
جدا ہے ہمسے یا ہیگا ہمدم ہم اسکو جانے وہ ہمکو جانتے

ندا الست بربکم کی سماعت اپنے مین جبکہ ہو پہنچے
جواب قالوا بلی کی دے ہے ہاں ہم اسکو جانے وہ ہمکو جانے

وہی ہے صانع وہی صنعت جو سوچ دیکھو کیا ہے حیرت
بنایا جس نے کہ شکل آدم ہم اوس کو جانے وہ ہمکو جانے

وجود اپنا اگر عدم ہے کہان کی شادی کہان کا غم ہے
نمود ہوتی ہے وہم عالم ہم اوس کو جانے وہ ہمکو جانے

ملا ہے گر ہم سے یار پیارا کرین ہین ہر دم بدم نظارہ
سرور وصل ہے نہ ہجر کا غم ہم اوسکو جانے وہ ہمکو جانے

تجدد امثال کو جو دیکھین تو دل مین مرغوب جبکہ سوچین
شفیع ہے بس رسول اکرم ہم اوسکو جانے وہ ہمکو جانے

نہین ہے احوال اپنا یکسان کبھو ہے شادان کبھو ہے حیران
کبھو ہے خاموش چشم پرنم ہم اوسکو جانے وہ ہمکو جانے

ہندو ہے کون شکل مسلمان مین کون ہے ‌ ‌ حیوان ہے کون صورت انسان مین کون ہے
صحرا مین کون کوہ بیابان مین کون ہے ‌ ‌ گلشن مین کون باغ گلستان مین کون ہے

صورت جدا ہی سبکی مگر ایک ہی وہ خود / گل میں ہی کون خار مغیلان میں کون ہے
عاشق کو غم نصیب ہے معشوق کو خوشی / بلبل میں کون ہی گل خندان میں کون ہے
یہ عکس چشم یار میں وہ عکس زلف یار / سنبل میں کون نرگس حیران میں کون ہے
صوفی ہی کوئی باصفا اور کوئی بادہ نوش / مسجد میں کون محفل رندان میں کون ہے

خاموش دیکھ ارض و سما میں ہی کسکا نور
سورج میں کون ماہ درخشان میں کون ہی

حور و غلمان چاہیے یار و نہ رضوان چاہیے / عاشقون کو راز اپنا جان جانان چاہیے
سیر کے خاطر نہیں ہمکو گلستان چاہیے / ہم ہیں دیوانے ہمیں سیر بیابان چاہیے
منھ نظر آوے نہ آوے زلف کا سایہ بھلا / روز روشن ہو نہو شام غریبان چاہیے
طاق ابروے صنم ہے سجدہ گاہ عاشقان / کیا غرض آب وضو سے چشم گریان چاہیے
حفظ قرآن کوئی کرے یا ورد خوان ہو تو کیا / عشق میں پروانہ سا جانباز سوزان چاہیے
نا خدا سے استعانت کی مجھے حاجت نہیں / اپنی کشتی کا فقط اللہ نگہبان چاہیے

واسطے عاشق کے ای خاموش ہر دم عید ہے
جان سے جانان پر اپنے ہونے قربان چاہیے

منصور کو جب سولی چڑہانیکے دن آئے / خوش تھا کہ مرا رتبہ بڑہانیکے دن آئے
گلشن میں ادہر گل کو ہنسانیکے دن آئے / بلبل کو اودہر رونے رولانیکے دن آئے
روشن ہو جب شمع تو پروانہ سے بولی / اب تیرے پر و بال جلانیکے دن آئے
کیون اوسکو وہ سرسبزی خرسندگی کا عالم / کیون اوسکو یہ غمخوار بنانے کے دن آئے
پروانہ خوشی سے کہا قربان مری جان / جانان سے اگر میرے ملانیکے دن آئے

نیرنگی قدرت کا تماشا ہے جو سارا
دیکھو نہ کبھو کیسے زمانے کے دن آئے

خاموش نہ دیکھے کبھی جو وصل کی صورت
جب تک کہ نہیں ہستی مٹانے کے دن آئے

قاصد کی التجا سے ہمیں کب پیام ہے
جاناں سے دل ہمارا تو خود ہمکلام ہے

اسلام و کفر دونو نکلا اس دل سے ہی ظہور
بتخانہ ہی یہی بھی بیت الحرام ہے

مستوں کی جو نماز ہی ہوش و خرد سے دو
سجدہ سجود سے نہ قعود و قیام ہے

چاہے ہی کوئی طوبی کوئی قد یار کو
چاہت ہی جسکی جیسے اوسے وہ مقام ہے

منہ پر کبھو خیال کبھو دہیان زلف میں
عاشق کی صبح ہی یہی اور یہ ہی شام ہے

عشاق چشم یار جو ہیں ایسے بیخبر
ساقی کدہر ہے بادہ کدہر کیسا خام ہے

خاموش کو تو خوف نہیں پلصراط کا
شاہ نجف امیر عرب پیش امام ہے

تحیر مجھے ہی تیری جستجو ہے
تو آئینہ سا خود مرے روبرو ہے

تجھے جبکہ دہونڈہا نظر آپ آیا
عیاں ہو نہیں تجھ میں نہاں مجھ میں تو ہے

بسا ہی وہ بیرنگ ہر رنگ میں ہے
رگ و ریشہ گل میں جسطرح بو ہے

کرے قتل گر ہمکو انکار کب ہے
وہ تلوار کس کی یہ کس کا گلو ہے

بھلادے تو اب مجھسے ای بیر اصحاب جب
بھلی یا بری دل میں جو آرزو ہے

خدا اپنا حافظ ہی پھر خوف کیا ہے
نہ دشمن ہی کوئی نہ کوئی عدو ہے

جو سب حق کی حق ہی تو خاموش ہو جا
انا الحق کی تیری عبث گفتگو ہے

تیر نظر تیرا عجب تیر ہے — روبرو آیا سو وہ نخچیر ہے

عاشقاں روتے ہیں کوئی ہنستے ہیں — دونو طرف یار کی تاثیر ہے

غیر خدا کون ہے حافظ مرا — ماں ہے اگر باپ ہے یا پیر ہے

دل مہوس تو جلا عشق میں — کیمیا تو ہے تو ہی اکسیر ہے

لیلی اگر دیکھے تو مجنوں بنے — جادو بھری کیا تری تصویر ہے

ناصح خاموش تو رہ کچھ نہ کہہ
جو مری تقدیر سو تدبیر ہے

مکاں دل میں تو مسند نشیں ہے — منور تجھ سے سب روئے زمیں ہے

کوئی کعبہ میں اور کوئی دیر میں جا — خلایق ڈھونڈھتی ہر ہر کہیں ہے

یہ دل نے ایسی کچھ پائی ہی وسعت — کہ جسکے آگے پست عرش بریں ہے

جو نابینا ہو دن کو رات جانے — بھلا سورج تو پوشیدہ نہیں ہے

مثال شمع خوش جلتا ہے خاموش
تری محفل میں جاں تو ہے وہیں ہے

مثال تن ہوں میں تو مثل جاں ہے — جدائی تجھ میں اور مجھ میں کہاں ہے

کوئی دم کا گذارا اب یہاں ہے — قدیمی گھر ہمارا لامکاں ہے

اگر ہوں میں ہوں میں نہیں ہوں — یہ میں بھی سیری سب تیرا بیاں ہے

تجھے وے عشق کا سودا اٹھا دے — مری ہستی کی جو ساری دکاں ہے

یہاں آئے تجھے بسنے عیش و بس بس — رواں ادھر کو ہر پیر و جواں ہے

شراب بیخودی مجھکو پلا دے — بھلا دے دل میں جو سود و زیاں ہے

اگر خاموش ہوں یا ہوں میں گویا
دہن میرا ہے سنے میری زبان ہے

تو نگر اپنے لئے تدبیر اپنے ہاتھ سے
کام کرتی ہی تری تقدیر اپنے ہاتھ سے

قلب اپنا صاف کر لے سونا روپا ہی یہی
پھینکدے پارس بھی اور اکسیر اپنے ہاتھ سے

گبر سے کہہ رام رام اور شیخ صاحب کو سلام
عشق نے کھینچی ہے یہی تصویر اپنے ہاتھ سے

عاشقوں کے رمز چاہیں گر کرام الکاتبین
کیا ہی طاقت جو کریں تحریر اپنے ہاتھ سے

گور پر مجنوں کے لیلے جائے جب دامن کشان
لاش نکلیگی کفن کو چیر اپنے ہاتھ سے

ہو ادب منظور تجھکو تو سمجھ اپنا گناہ
گو نہیں کرتا ہے تو تقصیر اپنے ہاتھ سے

دامن آلودہ اگر خاموش ہے تو کیا عجب
پاک کردیں حضرت شبیر اپنے ہاتھ سے

دوستی میں تو سے ہر چند دل آزاری ہے
کفر ہے گر میں کہوں یار ستمگاری ہے

جان قربان کروں اور صحت تن اور ایمان
پس مبارک ہے مجھے یہ عشق کی بیماری ہے

دل تو چاہتا ہی محبت میں تری ہو سودا
پھلے کا فر تو ہو بعد کو دینداری ہے

عشق کے کوچہ میں دل نکلا خدا جانے کہیں
ہاتھ اوس کے نہ بکے جسکی خریداری ہے

باغ کی سیر کو جی چاہے تو آؤ دیکھو
داغ فرقت سے مرے سینہ میں گلکاری ہے

کار دنیا سے معطل ہے مجھے کر دے خاموش
بیخودی اپنی تو ہے عین ہشیاری ہے

علم ظاہر داستانی اور ہے
علم اسرار نہانی اور ہے

وعظ و پند علمانی اور ہے
حال و قال صوفیانی اور ہے

عارفون کی رازدانی اور ہے
عاشقون کی لن ترانی اور ہے

جلوۂ حق ہے ہر ہر شان مین
اپنی اپنی آن بانی اور ہے

زور جسم و علم ظاہر پر نہ جا
سیر ملکِ لامکانی اور ہے

خضر سے چاہین نہ ہم آبِ حیات
اپنی عمر جاودانی اور ہے

جو ہین خوبان جہان سب خوب ہین
اپنا وہ دلدار جانی اور ہے

روبرو ظاہر توجہ ہو نہ ہو
دل سے دل کی مہربانی اور ہے

آبداری تیغ آہن کی ہے اور
خنجر ابرو کا پانی اور ہے

پیر کامل کا تصور خوب ہے
عشق حسن نوجوانی اور ہے

فکر مین خاموش کے ہی اور کچھ
گفتگو اب یہ زبانی اور ہے

آئینِ جورِ یار جو ہی مہربانی ہے
ظلم و ستم بھی ہے تو کرم کی نشانی ہے

چین بر جبین ہی ظاہر اخلاص دل کی ہیچ
معشوق کی بھی الفت عاشق نہانی ہے

آپس مین کیون جھگڑتے ہو ای شیخ و برہمن
دیر و حرم کا سمجھو تو بس ایک بانی ہے

ہر رنگ سے نمود ہی کون و مکان مین
بیرنگ ذاتِ پاک اگر لامکانی ہے

وضع وجود اپنا مثال حباب ہے
ٹوٹے اگر حباب تو پھر کیا ہی پانی ہے

دانا فراج ہو تو فقط اِک اشارہ بس ہے
نادان کو لہو لعب ہے اور قصہ خوانی ہے

خاموش حق کی یاد بہر حال خوب ہے
ذکر خفی و قلبی اگرچہ زبانی ہے

عاشقون کے درد کی دارو و درمان اور ہے
درد ظاہر کے لئے فکر طبیبان آج رہی

دلق پر اپنے نہ کیجو فخر اے زاہد بھلا
جسم و تن مجذوب کا بی عیب یان اور ہے

ظاہر المخلوق کل آدم کی صورت ہے ولے
غور کر باطن ہی کوئی دیکھو تو انسان اور ہے

عشق کے بازار مین بکتے ہین سو اگرچہ سب
خواجگان چشت کی کچہہ گرم دوکان اور ہے

رکھتے ہین الفت مین سب ہر مرتبہ یکسان کہان
ابر باران اور ہی اور ابر نیسان اور ہے

درد دل کیواسطے پوچھون جگہہ سینے مین کیا
بے کمان نے تیر کا یہ زخم پنہان اور ہے

جان جانان پر کرے قربان جو خاموش ہو
بدلے اوس کے جان کے موجود سو جان اور ہے

گل ہنسا تو ہنسا دیا کس نے
رو دیا بلبل رولا دیا کس نے

شمع پروانہ کو جلاتی ہے
شمع کا دل جلا دیا کس نے

خواب مین شب کو آ زلیخا کے
شکل یوسف دکھا دیا کس نے

شیخ اور برہمن نہین سمجھے
دیر و کعبہ بسا دیا کس نے

آگ مین جب گرے خلیل اللہ
ڈالا کس نے بجھا دیا کس نے

منہہ سے منصور کے انا الحق کو
کہا کس نے سزا دیا کس نے

ہے وہی تو سمجھہ لے بس خاموش
تجھکو عقل رسا دیا کس نے

میری حالت مرا خدا جانے
جان و دل کی وہ دلربا جانے

عاشقی کا وہی مزا جانے
خون دل اپنی جو غذا جانے

لگی بیماری عشق کی جس کو
موت ہی اپنی بس دوا جانے

اوس نے ہم سے چھپا لیا منہہ کو
جیسے ہم اپنا آشنا جانے

جسکا نسخہ ہو کتابون مین — اوس کی دارو حکیم کیا جانے

رخ ادہر کو نہین ہے چین بجبین — کچھ نہ کچھ میری وہ خطا جانے

وہ بھی راضی ترے سے ہی خاموش
راضی ہو اوس کی جو رضا جانے

کوئی غم ہجر مین بیچین کہڑا روتا ہے — کوئی شب وصل مین ہنستا ہی پڑا سوتا ہے

زور زاری سے نہ کچھ زر سے ہو مطلب حاصل — اپنی قسمت کا لکہا ہی جو وہی ہوتا ہے

کانٹے بوئے ہین پھل کہاؤگے کیونکر کہاؤ — میوہ کہاتا ہی وہی جیسا کوئی بوتا ہے

کہیل مین طفلی جوانی گئی شہوت مین — عمر کچھ باقی ہی اوسکو بھی عبث کہوتا ہے

جاکے دکہلاؤگے منہ اپنا میان کیا وہان — داغ عصیان کی سیاہی تو نہین دہوتا ہے

آیا جس کام کو ہشیار ہو کرلے وہ کام — دن نکل آیا ابھی تک تو پڑا سوتا ہے

عشق کی راہ نہین فخر سب ہی خاموش
پیرزادہ ہے کسی شیخ کا گو پوتا ہے

کہو اوس یار سے کیون ایسا ستاتا ہی مجھے — آپ آتا بھی نہین اور نہ بلاتا ہی مجھے

مین تو ہون بندہ درگاہ ترا اے صاحب — دربدر کا ہیکو ہر جاے پھراتا ہی مجھے

دست بستہ ہون ترے رشتۂ الفت کا میان — تو جدہر چاہتا ہی کہینچے لیجاتا ہی مجھے

حال اوسکا مرا یون جیسے کہ گل اور بلبل — آپ خود ہنستا ہے ہر بار رلاتا ہی مجھے

شمع پروانہ سے بولی مین جلائی تجھکو — مین جلتی ہون کہو کون جلاتا ہی مجھے

ستم یار کرم جان کے ہون مین خاموش
شکوہ اوس سے جو کرون کچھ نہین بہاتا ہی مجھے

بوالہوس کو محفل جانان مین جانا منع ہے
مثل پروانہ مگس کو پر ہلانا منع ہے

کون کہتا ہے کہ اوس میدان مین جانا منع ہے
عشق کے مقتل مین جا پہونچ پہر آنا منع ہے

شیخ صاحب مت رکہو الفت بتون کی دل مین تم
خانہ اللہ کو بتخانہ بنانا منع ہے

ہے روا کہنا انا الحق جو کبہی منصور سا
منع ہے فرعون سا اپنا جتانا منع ہے

قاصد اوس یار سے کہدیجیو تم آتے نہین
آنا جانا منع ہی کیا خط بہی بہیجانا منع ہے

ظاہرا اوس جسم سے ہے تو آپ آ ملتے نہین
خواب مین بہی کیا ہمین صورت دکہانا منع ہے

دیکہے جب شبنم رخ گل سے کہا بلبل نے یون
اے گل خندان تجہے آنسو بہانا منع ہے

چشم جادو سے کوئی بیمار ہو کر مر گیا
قبر پر کب اوس کے نرگس کو چڑہانا منع ہے

ہے مثل مشہور اے خاموش دل سے دل کو راہ
دل پر روکتا عاشقون کا دل دکہانا منع ہے

ہم گرچہ نہین لایق دربار تمہارے
مشہور تو ہین بندۂ سرکار تمہارے

اچہے تو ہین نزدیک تو برے جائین کدہر
گل ہین تو تمہارے وگر خار تمہارے

زندہ کو تو مردہ کرین اور مردہ کو زندہ
ہین دو تو صفت آنکہون سے اظہار تمہارے

مقتل مین جو آؤ تو نہ لو ہاتہ مین شمشیر
بس کرتے ہین دو ابروے خمدار تمہارے

یوسف کی تو عاشق تہی فقط ایک زلیخا
یوسف سے ہزارون ہین خریدار تمہارے

ہم ایک نہین تیر نگہہ کے زخمی
بہتیرے ہین ان چشمون کے بیمار تمہارے

خاموش نہین قابل محفل ہے کسی طور
رہنے دو اسے بس پس دیوار تمہارے

ادہر وہ خنجر ادہر مرا سر ادہر توہی ہے ادہر توہی ہے
وہ کس کا ہے سر پہ کس کا خنجر ادہر توہی ہے ادہر توہی ہے

نہ جان میری نہ تن ہے میرا تو میرا صاحب مین بندہ تیرا
ہوا مین راضی تری رضا پر ادہر توہی ہے ادہر توہی ہے

کرم کرے تو کرم بجا ہے ستم کرے تو ستم روا ہے
جو دل مین آوے ترے ہے بہتر ادہر توہی ہے ادہر توہی ہے

کہان ہے یوسف کہان زلیخا تھی کس کی صورت جو خواب دیکھا
ہے کون عاشق ہے کون دلبر ادہر توہی ہے ادہر توہی ہے

کدہر وہ لیلی کدہر وہ مجنون غم جدائی سے بنکے محزون
پھرے ہے بر مین جو مجنون بنکر ادہر توہی ہے ادہر توہی ہے

اوٹھے ہے دریا مین جبکہ طوفان تو آپ حافظ ہے اور نگہبان
اگر ہے طوفان وگر ہے لنگر ادہر توہی ہے ادہر توہی ہے

نہین ہے احوال عشق یکسان کوئی ہی خاموش کوئی ہی نالان
کوئی ہے ساکت کوئی ہے مضطر ادہر توہی ہے ادہر توہی ہے

اوڑہی فلک نے اگر کبھی چادر سحاب کی
ہرگز نہین ہو چھپی جھلک آفتاب کی

مخمور مست ہین جو صدائے الست سے
چاہت نہین ہے انکو شراب کباب کی

ارض و سما مین نور محمد ہے جلوہ گر
ہے روشنی جو مہر کی یا ماہتاب کی

خوشبو نہو تو کیون کہے یہ گلاب ہے
صورت جو آب کی ہے وہ صورت گلاب کی

اصل وجود ذات ہے کب غیر ہے صفات
ہستی جو آب کی ہے وہ ہستی حباب کی

دل عاشقونکا بہن رہا ہی سوز عشق مین ہر دم ہے اوسکے مغز مین خوشبو کباب کی

حامی شفیع اپنے ہین خاموش کیا ہی غم
محشر مین جبکہ ہوگئی پرسش حساب کی

یا بھلائی کر چلے ہم یا برائی کر چلے جو لکھا تھا اپنی قسمت مین وہی ہم کر چلے

شمع اور پروانہ دو تو عشق کی آتش مین جلے کسطرف جاتے ہین دیکھو جبکے خاک سر چلے

اگ مین کہان یوسف زلیخا لیلی و مجنون کہان عشق باقی رہگیا دونون گئے بس مر چلے

ساقیا دل سے بہلا دے گردش دوران کا غم جب تلک دم چل رہا ہے جام مے بھر بھر چلے

عاشقون کو خوف دوزخ کی نہ جنت کی خوشی راضی ہین دلبر جدہر کو چاہے اودہر چلے

کوچۂ جانان مین جا خاموش ہوا ہی صید دل
تڑپ ہو مست حلق پر تیرے اگر خنجر چلے

اگر ہم تمہارے گنہگار ٹھہرے ہمارے مگر آپ غفار ٹھہرے

خفا ہونا خوش ہونا ہر بار کیا ہے جو کچھہ ٹھہرنا ہو سو ایکبار ٹھہرے

ہوا حکم موسیٰ کو جب لن ترانی تو پھر کون خواہان دیدار ٹھہرے

جو دل چاہے بخشو نہ بخشو ایصاحب یہ بندون کے صاحب تو مختار ٹھہرے

ملے کیسے ہی ہیچ مین قعر دریا اودہر وار ہم ٹھہرے تم پار ٹھہرے

برے ہین تو ہم ہین بھلے ہو تو تم ہو جو گل آپ ٹھہرے تو ہم خار ٹھہرے

اے خاموش فریاد رس کون ہووے
ستمگار جب یار دلدار ٹھہرے

انسان کو اک غم ہی وہ غم اور ہی کچھ ہے
موسیٰ کو سلامت رکھا گو وہ طور جلایا
محراب حرم سے پھر سے زاہد کا نہ کیوں رخ
کعبہ میں گیا حج کیا اب دل کو صفا کر
بت کی نہ پرستش کرو ای برہمنو تم

آزار محبت کا الم اور ہی کچھ ہے
معشوق فرنگی کے غمزہ کا ستم اور ہی کچھ ہے
اوس شوخ کے ابرو کا وہ خم اور ہی کچھ ہے
ای شیخ ترے دل کا حرم اور ہی کچھ ہے
خود شکل تمہاری یہ صنم اور ہی کچھ ہے

بندہ تو خدا کا ترا دم بھی ہے خدا کا
خاموش رہو دیکھو یہ دم اور ہی کچھ ہے

دل سے دلبر ہمارا ہمدم ہے
قبلہ رخ ہوں کروں کدھر سجدہ
عشق کا جب سے ہیں کیا سودا
باطنی مہربانی ہر دم ہے
آگ سے دل بہانے جاتا ہے
ہے سدا غم میں عاشق مولا

تن سے جسطرح جان باہم ہے
روبرو طاق ابرو سے خم ہے
دل کا اسباب سارا یہ ہم ہے
گو ملاقات ظاہری کم ہے
شکل دیکھو تو دیدہ نم ہے
بوالہوس کو فقط محرم ہے

شکوہ مت کر تو چپ رہو خاموش
عشق کے درد و غم کا کیا غم ہے

اوٹھاؤ عشق کا پردہ چلے چلو تو سہی
ملیگا تم سے تمہارا وہ یوسف دوراں

صفا ہے عشق کا رستہ چلے چلو تو سہی
مثال چاہ زلیخا چلے چلو تو سہی

ملے ہی ناقۂ لیلیٰ ابھی تو ہیں مجنون — برہنہ پا ہو سوئے صحرا چلے تو سہی
مکین سے ظاہر الملنا اگرچہ مشکل ہے — مکان دیکھ لو اوسکا چلے چلو تو سہی
بھروسہ بیٹہ کا کشتی کا ناخدا کا نہ کر — وہ آپ ہادی ہی مولا چلے چلو تو سہی
نرے ہلے ہیں جو ہیں اوسکی کچھ کہو نہ سنو — ہم اوس کے موج و دریا چلے چلو تو سہی
گناہ اپنے ہیں بہتر سے ہو نہ دو خاموش
بڑا ہے فضل کا دریا چلے چلو تو سہی

مخمس حضرت شاہ خاموش صاحب بر غزل امیر خسرو
در شان حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

حسن ازل جب پردۂ امکان میں کی جلوہ گری — نور احد احمد بنا احمد سے ہی صورت تری
خواجہ معین الدین حسن اجمیری چشتی سنجری — ای چہرہ زیبای تو رشک بتان آذری
ہر چند وصفت می در حسن زان زیباتری

سب خاندان چشتیہ کی آپکو ہی سروری — شمس و قمر حور و ملک انسان کیا جن و پری
سو گرد ہیں پامال ہیں کیا کر سکے کوئی ہمسری — تو از پری چابکتری وز برگ گل نازک تری
وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

کیا وصف کیجے آپکا ای نائب خیر البشر — لکھا حبیب اللہ تھا آپ کی پیشانی پر
ہر چند دیکھا خوب سا میں نے و لیکن غور کر — ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوبتر

شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری

تھی نور حق سے آپکے رخسار پر ایسی چمک
سجدہ ہزار عالم ہوے روز ازل سے اب تلک
خورشید جب ہو روبرو ذرہ بنے اوسکی جھلک
تا نقش مہد و فلک کس را ندادہ این نمک

حوری ندانم یا ملک فرزند آدم یا پری

مخلوق ہیں جتنے کہ سب ہندو مسلمان کوئی ہو
چاہو جسے بسمل رکھو اور چاہو جسکی جان لو
بندہ ہی بنجاتا ہے وہ بس روبرو آتا ہی جو
عالم ہمہ یغماے تو خلق خدا شیدای تو

اے نرگس رعناے تو آوردہ رسم کافری

صورت تری صورت مری گرچہ بظاہر ہی جدی
ہستی مری جب اوٹھ گئی پھر کب ہی میری خودی
نیکی طرف سے ہی ترے میری طرف سے ہی بدی
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

کوئی برہمن یا شیخ گر دیکھے تری صورت صنم
مشرق سے لے مغرب تلک عرب و ہند اور عجم
زنار تسبیح توڑ دیں اور چھوڑ دیں دیر و حرم
آفاق ہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

مشکل کشائی کیجئے ای ابن علی مشکلکشا
خاموش جن لاچار ہو جاؤں کہاں بیدست و پا
ہوں شامت اعمال سے حرص و ہوا میں مبتلا
خسرو غریب است از تو جدا افتادہ در شہر شما

باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بنگری

ایضاً

ترے ملنے کا ہے دلمیں مجھے اشتیاق بیحد
گئی ہیلے سب نحوست میری بخت بد ہیں اسعد
یہی آرزو ہے دل کی یہی دل کا میرے مقصد
خبرم رسید امشب کہ نگار خواہے آمد
سر من فدای راہے کہ سوار خواہی آمد

ترے عاشقان صادق گئے مال و زر کو تلف
ترے راہ میں منتظر ہو کھڑے باندھ باندھ کر صف
تری ناوک نظر کا گئے جان و دل کو ہدف
ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ بر کف
بہ امید آنکہ روزے بہ شکار خواہی آمد

تپ ہجر سے اگرچہ مرا دل ہوا ہے بریان
کبھو ہوگا سایہ افگن مرے قبر پر وہ دامان
مرے دل کو بس یقین ہے مزا اسکا پائیگا ہان
کشش کشتۂ عشق دارد نگذاردت بدینسان
بجنازہ ار نیائی بہ مزار خواہی آمد

نہیں جینے کی ہے شادی نہیں مرنیکا مجھے غم
یہی عرض و التجا ہے سنو قبلہ گاہ عالم
یہی آرزو کہ نکلے تری رو برو مرا دم
بلبم رسید جانم تو بیا کہ زندہ مانم
پس ازانکہ من نمانم بہ چہ کار خواہی آمد

تری ہمدمی کا جانا ہے عبث جو مارے کوئی دم
سیان بندگو نہ اپنے کرو ظلم اور ستم کم
بجا ہے مارے یا جلاوے تیرے ہاتھ سبکا ہے دم
ہمی مست خون مردم کہ تو میخوری دمادم
مخور این قدر کہ فردا بہ خمار خواہی آمد

بچاؤ عشق کی راہ کرو خاموش تم تکدو
سنے قول امیر خسرو لگی دلمیں رہنے دو تو
ڈرو سنت بہت ہے آفت نہیں ایکدو نہ دو سو
بیک آمدن ربودی دل و دین و صبر خسرو

چہ شود اگر بہ بینان دو سہ بار نخواہی آمد

مخمس بر غزل جامی رحمۃ اللہ علیہ

سرور عالم جناب پاک ختم المرسلین — ہی عرب کی شکل مین کیا شان رب العالمین
خلق حیران ہی تمہارا دیکھ وہ نور جبین — عارضست این یا قمر یا لالۂ احمر است این
یا شعاع شمس یا آئینۂ دلہاست این

کفر اور دین دونون تابع ترے ای شاہ زمن — عکس روے پاک مین ہی دین مومن کا وطن
عکس کاکل کے تلے بستا ہی کفر برہمن — زلف تو زنجیر یا قلاب یا مشک ختن
سنبل تر یا سمن یا عنبر سارا ست این

آپ جب پیدا ہوی ظاہر ہوئی بنیاد خلق — آنکھی مہر نظر سے باعث ایجاد خلق
آنکھی قہر نظر سے حشر مین برباد خلق — چشم جادو دست یا آہوست یا صیاد خلق
یا دو بادام سیاہ یا نرگس شہلا ست این

وقت شب جب کھولکر لب اپنی کرتی تھی بات — نور سے دندانکی رنگی شکل بنجاتی تھی رات
خضر جب دیکھی وہ لب تو زندگی سے دھو ہات — حقۂ لال است یا سرچشمۂ آب حیات
یا دہن یا میم یا طوطی شکر خوار ست این

عرش و کرسی لامکان ہی آنکا ہی وہ مکان — روضۂ اطہر مدینے مین بنا ہی گھر یہان
آپ ہین بہر زیارت کہتے ہین کرد بیان — کوئے تو کعبہ ست یا خلد برین یا بوستان

یا گلستان ارم یا جنت الماوای ست این

عرش سے لے فرش تک جتنے کہ ہین سب خاص عام
حسن یوسف آپکے ہی حسن کا بیشک غلام
آدم و جن و ملک آپس مین کرتے ہین کلام
روی تو خورشید تابان ست یا ماہ تمام
یا فرشتہ یا پری یا شوخ بے پرواست این

اس سخن اس سخن کو تری ہے نسبت کہان
عاشق حسرت بھیجے ای خاموشا بیشک بے گمان
جامی صاحب جو لکھی وصف سراپا کا بیان
طوطی شیرین زبان یا قمری باغ جنان
بلبل بے خانمان یا جامی شیداست این

مخمس برغزل مولوی امجد رحمۃ اللہ علیہ

شہ رگ سی تو نزدیک ہی قرآن مین دیکھا
جب غنچے پہ کیا غور تو ہر شان مین دیکھا
ہمدم تجھے ہر تن مین ہر اک جان مین دیکھا
گہ ماہ مین گہ مہر درخشان مین دیکھا
گاہ گل مین کبھی شمع شبستان مین دیکھا

الآن کما کان عجب تیرا ہے نقشا
پایا ہی تجھے وہ جو کوئی آپ کو کھویا
حیران ہین تری فکر مین سب عاقل و دانا
از بسکہ ہے نیرنگ تری حسن کا جلوہ
ہر آن تجھے ہم نے نئی شان مین دیکھا

ہونے کو اولو العزم ہوے موسیٰ و عیسیٰ
ای ختم رسل کیون نہو رتبہ ترا اعلیٰ
جو وصف تمہارا تہا خدا جانے وہ کیا تہا
سنتے تھے جسے یار ہم اعجاز مسیحا

وہ معجزہ تیرے لب خندان مین دیکھا

کعبہ تو اوسی نور جمالی سے ہی روشن — بتخانہ اوسی شان جلالی کا ہی مسکن
ہی خاص مکان اوسکا اے خاموش تراشن — پھرتے ہین جیسے ڈہونڈھتے شیخ و برہمن
امجد نے اوسے حضرت انسان مین دیکھا

مخمس بر غزل مغربی صاحب رحمتہ اللہ علیہ

احد بن ایا جسدم نور احمد — نہ تھی حوا نہ آدم جد امجد
کیا جب جوش انوار محمد — ز دریا موج گوناگون بر آمد
ز بیچونی برنگ چون بر آمد

جب اوس کے مہر کی ہو جائے تائید — سبنے خورشید ذرہ ذرہ خورشید
دیا فرعون کو غم موسی کو تھی عید — چو نیل از بہر قومے آب گردید
برائے دیگران چون خون بر آمد

بھلا جاتے رہے کیونکر نہ بیسد — کہ ہے گلزار تن مین روح ہدہد
یہان چون و چرا اپنی ہے بیخود — چون این دریا بے بیچو موج زن شد
حباب آسمان بیرون بر آمد

ارادہ جب کیا نقاش بے چون — نہ تھی لوح و قلم سوچا نہ مضمون
کہا کن ہو گیا نقشہ دگرگون — چو یار آمد ز خلوت خانہ بیرون
ہمان نقش درون بیرون بر آمد

سلیمان کو ہوا جب عشق بے حد
وہی عاشق وہی معشوق ہے خود
سوئے بلقیس خط لے پہنچا ہدہد
گہے در کسوت لیلیٰ فرو شد
گہے در صورت مجنون بر آمد

ہوا جسوقت حکم حق دوبارہ
ملک الموت نے مارا یہ نعرا
لیا بار امانت سر پہ سارا
اگر انسان نکردی آشکارا
کلام کنت کنزاً چون بر آمد

چمن میں دیکھ حسن گل کا عالم
کبھی خوش ہی کبھی ہے چشم پرنم
ہوا دل بلبل شیدا کا برہم
ازین دریا بدین امواج ہمدم
برائے گوہر مکنون بر آمد

میان خاموش دیکھو ابتدا سے
لکھا کوئی نہیں ان صوفیا سے
ہر اک شاعر کو ہے نسبت خدا سے
جو شعر مغز بے در ہر لباسے
بغایت دلبر و موزون بر آمد

مخمس بر غزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

پریرو کا ہوا سودا پریشان حال ہوں ہر دم
جو جی چاہے سو کہتے ہیں ہر اک مخلوق اور عالم
متاع دل دیا ہوں میں نہ کیوں ہو دل مرا برہم
نہ من بیہودہ گرد کوچہ و بازار می گردم
مذاق عاشقی دارم پئے دیدار می گردم

نہ شادی کی مجھے ہے شادی نہ غم کا ہی مجھے کچھ غم
محبت کا میں بندہ ہوں مرا مستی کا ہی عالم

میرا تو سجدہ گاہ دس ابروے دلدار کاہی خم
شراب شوق می نوشم بگرد یار می گردم
سخن مستانہ می گویم ولے ہشیار میگردم

پچھوڑا بحر گوہر گر ہوا ہے تیرا سر گردان
خدا بس اپنا حافظ ہے اگر ہی موج او طوفان
کبھی اللہ بھر دیگا در مقصود سے داماں
ہزاران غوطہ زن خوردند درین دریائے بے پایان
براے گوہر معنی بدریا قعر می گردم

برا ہوں میں تو تیرا ہوں بھلا ہوں میں تو ہوں تیرا
وسیلہ کوئی نہیں مجھکو سوا تیرے مرے مولا
میں اب خاموش بیٹھا ہوں زباں سے کہہ نہیں سکتا
بیا شاہا عنایت کن تو مولانائے رومی را
غلام شمس تبریزم قلندر وار می گردم

مخمس بر غزل قطب عالم عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

اگرچہ بیرنگی بصد رنگ پدیدار آمدی
گہ بشکل رند عریان مست سرشار آمدی
گاہ گشتی شیخ با جبہ و دستار آمدی
آستین بر رو کشیدی ہمچو مکار آمدی
باخودی خود در تماشا سوی بازار آمدی

صورت شیریں شدی با شکل دلدار آمدی
صورت فرہاد گشتی خود بکوہسار آمدی
عاشق زار آمدی خود یار غمخوار آمدی
در بہاران گل شدی در صحن گلزار آمدی
بعد ازان بلبل شدی با نالہ و زار آمدی

طالب اعجاز خود گشتی شدی خود معجزا
خود عصا گشتی بدست موسے بخشیدی عصا
نور بر کوہ طور گشتی خود شدی حیرت فزا
خویشتن را جلوہ کردی اندرین آئینہ ہا

آئینہ برہم نہادی خود باظہار آمدی

ذات بیچون بیچگون خود می کنی چون و چرا
کیست آن گفتہ انا الحق کیست آن دیوانہ را
خود انا الحق گفتی خود گفتی انا الحق بار را
نور منصور از کجا و دار منصور از کجا

خود زدی بانگ انا الحق بر سر دار آمدی

گوش کن خاموش ارشاد جناب رہنما
قطب عالم صابری خاندان چشتیا
باغبان گلشن توحید و اسرار خدا
گفت قدوسی فقیرے در فنا و در بقا

خود بخود با ذات خود زان گر نمودار آمدی

خمسہ بر غزل حضرت قدسی رحمۃ اللہ علیہ

پھر عشق کے آزار کا پیدا ہوا دل مین خلل
ہی بیکلی دلبر مرے بس ہے نہایت آجکل
دیکھا وہ جادو گر مجھے شاید کیا ہی کچھ عمل
دارم دلے اما چہ دل صد گونہ حرمان در بغل

چشمے بخون در آستین و اشک طوفان در بغل

بو زلف کی تیری کہین سونگھین ہین آئے ہو ختن
تعریف خوشبو کی تری ایسی ہے کچھ اے گلبدن
حیران پریشان پھرتے ہین جا دشت مین دیوانہ بن
باد صبا گر بگذرد از کوے تو سوے چمن

گل غنچہ گردد تا کند بوے تو پنہان در بغل

مین اوس کمان ابرو سے اکدن ہو گیا تھا روبرو
مرہم لگانا کس جگہہ کس جا ہے پر کر تار فو
تیر نظر سے چھد گیا اچھا نہووے گا کبھو
نازم خدنگ غمزہ را اگر لذت آواز او

مرہم جراحت ہائے دل در دیدہ پیکان در بغل

ستونکی حالت پوچھو مت وہ جیتے ہی جی امر گئے — وہ لوگ ہنستے آئینگے جو کام نیکی کے کر

کوئی زرد رو آئینگے غمخوار بن روتے ہوئے — روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامۂ

من نیز حاضر می شوم تصویر جانان در بغل

اسپے گناہ کیا مال ہین دریائے رحمت ہی بڑا — دلمین تو اپنے کر یقین حافظ ہی بیرا اپنا خدا

خاموش ہو کچھ مت کہو تو یہ سخن گستاخی ہی کیا — قدسی ندانم چون شود سودائے بازار جزا

او نقد آمرزش بکف من جنس عصیان در بغل

خمسہ بر غزل نظامی رحمۃ اللہ علیہ

نیک کہو بد کہو کوئی کچھ کہو — عشق کا مین بندہ ہون جو ہو سو ہو

شمس و قمر حور و پری ہین یہ جو — اے مہ ترکان ہمہ ہندوے تو

دور بود چشم بد از روے تو

ملک تیرا خلق جہان سب تیرے — چھوڑ کہان جاؤن مین تیری گلی

دیکھ تجھے مرگیا مین جیتے جی — تیر جفا بر من مسکین نزدی

نیست مرا طاقت بازوے تو

باغ مین گل رہتا ہے خندان دہن — بلبل آشفتہ ہے بس نالہ زن

ہوتا ہے معشوقون کا یون ہی چلن — شوخی و پر فتنہ و پیمان شکن

کس چہ کند با تو با خوے تو

خوف ہے دوزخ کے نہین دردمند
دام محبت مین ہون ہبند

راحت بھی نہین ہے ہمکو پسند
بلکہ چو در حشر بمیزان نہند

خلق بہ جنت رود من نگرم سوے تو

تم ہو بلا ہیم اے احمد احمد
کیون ہہین خاموش سبھی نیک و بد

حکم تمہارا ہے کرے کون رد
بر در تو کیست کہ دم می زند

بندہ نظامی دعا گوے تو

ایضاً

تھی فقط اونکو نبوت جو ہوے پہلے نبی
میم کے پردہ مین خود آپ احد ہی مختفی

احمد آپ کے خاطر تو خدائی ہی سبھی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فداے تو عجب خوش لقبی

آپ مین ذات خدا مین ہی عجب رازِ نہان
پھونچے ایکدم مین سرِ عرش پہ ہو گئی رسائی

پر فرشتون کے جہان پر جلین وہان کر پرواز
تو ہمائی کہ ترا عرش شدہ پا انداز

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

حشر برپا ہوگا جب آویگا سورج سر پر
اُمتی اُمتی فرماوگے تم یا سرور

نفسی نفسی ہے پکارینگے وہان پیغمبر
چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

دلمین شوق زیارت ہی مدینہ دنرات
خضر صاحب کو بھی ظلمت مین ہوئی تمسے نجات
ہم ہین معذور وہان آ نہین سکتے ہیہات
ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات

لطف فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی

کسقدر آپکے درگاہ مین ہی جاہ و حشم
پاک کوچہ مین رکھون کیسی مین ناپاک قدم
داربان آپکا جبریل ہے فخر عالم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بہ سگ کوی تو شد بے ادبی

گلشن ہستی مین جب پیدا ہوے خیر الانام
دین سے تازہ ہوا ملک عرب روم و شام
کفر کی بیخ و ثمر سب ہو گئے خشک تمام
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

بندہ خاموش گنہگار نہایت عاصی
کیون نہین کرتے دوائی مری دردِ دلکی
اپنا دارالشفا سمجھا ہے مدینہ کی گلی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوے تو قدسی پئے درمان طلبی

تمت